نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتنقید

سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ

پیر آف جھنڈا شریف۔ سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامک سنٹر شقراء
عبدالرشید
ٹیلیفون: 01-0222061

نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ

ننگے سر نماز ہو [illegible] نہیں سکتیں۔ یہ کہنا کہ سر ڈھانپنے پر پسندیدہ ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ اس سے راقم الحروف کو اختلاف ہے۔

احادیث کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر پر یا تو عمامہ باندھے رہتے یا سر پر ٹوپیاں ہوتی تھیں۔ راقم الحروف کے عِلم کی حد تک سوائے حج و عمرہ کوئی ایسی صحیح حدیث دیکھنے میں نہیں آئی جس میں یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ننگے سر گھومتے پھرتے تھے یا کبھی سر مبارک بغیر عمامہ وغیرہ تھا لیکن مسجد میں آکر عمامہ وغیرہ اتار کر رکھ لیا اور ننگے سر نماز پڑھنی شروع کی۔ کسی محترم دوست کی نظر میں ایسی کوئی حدیث ہو تو ہمیں ضرور مستفید کیا جائے۔

ذیل میں چند احادیث لکھتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ

ترجمہ: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اپنے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے تھے۔"

(صحیح البخاری مع فتح الباری جلد ا صفحہ ۳۰۸)

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور اسی عمامہ سے نماز پڑھی ہو گی کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ عمامہ پر مسح تو کیا ہو لیکن جس پر مسح کیا اس کو اتار کر نماز پڑھی ہو۔ یہ حدیث حضر و سفر دونوں کو شامل ہے۔

۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ تبوک کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر سے پہلے قضاءِ حاجت کے لیئے نکلے۔ قضاءِ حاجت کی' پھر لوٹے۔ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ پھر اس میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ. الخ

ترجمہ: پھر اپنی پیشانی مبارک اور عمامہ پر مسح کیا۔

(صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۱۴۱)

۳۔ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى بَيْنَ كَتِفَيْهِ

ترجمہ: گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں' ان کے سر پر کالی پگڑی تھی جس کا ایک ٹکڑا پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیا تھا۔

(صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۴۷۳)

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ.

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتحِ مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے' اور آپؐ (کے سر مبارک) پر کالی پگڑی تھی

(صحیح مسلم)

بعض علماء نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح بخاری کی اس حدیث سے معارض ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور جس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر مغفر (خود) تھا۔

لیکن حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس میں یہ احتمال ہے کہ پہلے پہلے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھا پھر اس کو اتار لیا (جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے) اس کے بعد عمامہ پہن لیا۔ اس طرح ہر کسی نے جو دیکھا وہ بیان کر دیا۔ اس کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے جو صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّهٗ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

ترجمہ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ آپؐ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

یہ خطبہ کعبہ کے دروازہ کے نزدیک دیا گیا تھا۔ یہ دخول کے تمام ہونے کے بعد ہوا۔ بعض علماء نے ان دونوں روایتوں کو اس طرح بھی جمع کیا ہے کہ یہ کالا عمامہ خود کے اوپر یا خود کے نیچے بندھا ہوا تھا تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود کے لوہے سے اپنے سر مبارک کو محفوظ رکھیں۔

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۶۱ ـ ۶۲)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ .

ترجمہ : رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عمامہ باندھتے تو پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان اس کا ٹکڑا چھوڑ دیتے۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۷۵)

۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پگڑی باندھی اور میرے سامنے اور میرے پیچھے اس کا تھوڑا سا ٹکڑا چھوڑ دیا۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ابی داود جلد ۲ صفحہ ۳۷۵)

۷۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلشُّھَدَاءُ اَرْبَعَۃٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَرْفَعُ النَّاسُ اَعْیُنَھُمْ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ھٰکَذَا وَرَفَعَ رَاْسَہٗ حَتّٰی وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُہٗ فَلَا اَدْرِیْ قَلَنْسُوَۃُ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ شہداء چار ہیں۔ ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جو عمدہ ایمان والا ہے۔ وہ دشمن کی طرف آیا تو اس نے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ (کے اجر و ثواب) کی تصدیق کی (لڑتا رہا) حتیٰ کہ وہ قتل ہو گیا تو یہ وہ شخص ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ اپنی آنکھیں اٹھائیں گے۔ اس طرح اور اپنا سر اٹھایا۔ حتیٰ کہ ٹوپی گر گئی۔ (راوی کہتا ہے) مجھے معلوم نہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس ٹوپی کے گرنے سے مراد اپنی ٹوپی گرنے کا کہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی گرنے کا۔

(جامع ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن درجے کی کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔

۸۔ ابو الشیخ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ذکر کی ہے:

"اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ فِي السَّفَرِ ذَوَاتِ الْآذَانِ وَفِي الْحَضَرِ الْمُضَمَّرَ يَعْنِي الشَّامِيَّةَ"

قَالَ الْعِرَاقِيُّ وَهُوَ اَجْوَدُ الْاَسْنَادِ فِي الْقَلَانِسِ.

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں مضمر یعنی شامی ٹوپی پہنتے تھے۔
عراقیؒ کہتے ہیں کہ ٹوپیوں کے بارے میں یہ حدیث بہت عمدہ اسناد والی ہے۔

۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں اور مصنف عبدالرزاق میں اس کے مانند امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے:

" اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَسْجُدُوْنَ وَاَيْدِيْهِمْ فِي ثِيَابِهِمْ وَيَسْجُدُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلٰى قَلَنْسُوَتِهِ وَعِمَامَتِهِ"

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نماز میں سجدہ کرتے اس حال میں کہ ان کے ہاتھ کپڑوں میں ہوتے اور ان میں سے کوئی آدمی اپنی ٹوپی اور پگڑی پر سجدہ کرتا تھا۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اثر سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز میں ٹوپیاں یا پگڑیاں باندھے ہوتے تھے۔

۱۰۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ اپنی صحیح کے کتاب اللّباس میں باب "البرانس" کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث لائے ہیں:

" اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَایَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ"

ترجمہ: ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مُحرِم کونسے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا: نہ قمیص پہنے، نہ پگڑیاں باندھے، نہ شلواریں پہنے، نہ برانس پہنے اور نہ ہی موزے پہنے۔

(فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۲۷۱ ۔ ۲۷۲)

(برانس، برنس کی جمع ہے۔ یہ ایک قسم کی ٹوپی ہے۔)

امام بخاریؒ نے اس کے بعد جلد ۱ صفحہ ۲۷۳ پر باب "العمائم" منعقد فرما کر اس کے تحت بھی یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما والی لائے ہیں۔

اس صحیح حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں لوگ ٹوپیاں اور پگڑیاں اکثر و بیشتر پہنے رہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ورنہ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اکثر و بیشتر چلتے پھرتے یا نماز ادا کرتے ہوئے ننگے سر رہنا ہی معمول ہوتا تو خاص طور پر ان چیزوں کی ممانعت (احرام کی حالت میں) بیان نہ کی جاتی جیسا کہ عورتیں اجانب (غیروں) کے سامنے نقاب اوڑھے ہی رہتی ہیں حالانکہ احرام کی حالت میں ان کے لیے حکم ہے کہ وہ منہ پر نقاب نہ ڈالیں الا یہ کہ کوئی اجنبی سامنے آگیا تو چادر کا پلو منہ پر ڈال لیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر محدثین جنھوں نے کتابُ اللّباس کے تحت ان احادیث کو ذکر کیا ہے تو اس سے ان مقصد ان باتوں میں اقتداء و اتباع تھا ورنہ ان باتوں کے ذکر سے کیا فائدہ۔

اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: تمہارے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی ذاتِ مقدسہ) میں بہترین نمونہ ہے۔

یہ ارشاد عبادات وغیرہا سب کو شامل ہے۔ ہو سکتا ہے ہمارے محترم مولانا نعیم الحق نعیم صاحب طعام و شراب اور لباس کے متعلق یہ رائے رکھتے ہوں کہ ان میں سے جن اشیاء یا امور کے متعلق کوئی امر یا رغبت دلانے والا صیغہ وارد نہیں ہوا وہ مندوب و مستحب نہیں۔

لیکن راقم الحروف ان سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ معمول نہ ہوتا تو جس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمامہ یا ٹوپی کا ثبوت مل رہا ہے اس طرح ننگے سر چلتے پھرتے رہنے یا ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق بھی روایات ضرور مل جاتیں لیکن اس قسم کی ایک روایت بھی میرے علم میں نہیں آئی۔ جب سر ڈھانپے رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ معمول ہوا تو یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہو گا۔ لہٰذا استحباب یا ندبیت کا انکار مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تو یہ حال تھا کہ لباس و طعام میں سے جو چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہوتی تو وہی چیز وہ خود اپنے لئے بھی پسند کرتے تھے۔

صحیح بخاری کے کتاب اللباس میں "بابُ النِّعال السِّبتیہ وغیرھا" کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ عبید بن جبیرؒ سے روایت لائے ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ میں تم ہی کو وہ کرتے دیکھتا ہوں۔ تمہارے دوسرے اصحاب ان پر عمل نہیں کرتے۔ ان میں سے ایک چیز یہ ذکر کی کہ آپ "سِبْتِیَہ نعال" (بغیر بالوں کے جوتا) ہی پہنتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا :

" اَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَاَنَا اُحِبُّ أَنْ اَلْبَسَهَا "

ترجمہ : "سِبْتِیَہ نعال" یعنی بغیر بالوں کے جوتے تمہارے سوال کے متعلق کا جواب یہ ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ جوتے وہی پہنتے تھے جن میں بال نہ ہوتے اور ان ہی میں وضو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کرتے تھے۔ لہٰذا میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسے ہی جوتے پہنا کروں۔ (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سُنّت کے اتباع میں جو مقام ہے وہ کسی اہلِ علم سے مخفی نہیں۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کے "کِتَابُ الْاَطْعِمَۃ" میں بابُ "الدّبّاء" کے تحت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث لائے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی مَوْلًا لَّہٗ خَیَّاطٌ فَاَتٰی بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ یَاْکُلُہٗ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّہٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُہٗ۔

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے ہاں تشریف لائے۔ پھر وہ آپؐ کے لیئے کدّو لے آیا۔ پھر آپؐ اس کو کھانے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کدّو کھاتے دیکھا، تب سے میں اسے پسند کرتا ہوں۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرغوب اشیاء کو پسند کرنا باعث اجر و ثواب نہ تھا؟

اگر تھا تو یہی نُدب و استحباب کی علامت ہے۔ اس لیئے سر ڈھانپ کر چلنے پھرنے یا نماز وغیرہ پڑھنے کو پسندیدہ قرار نہ دینا صحیح معلوم نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔ اسی طرح ہم نے بڑے بڑے علماء و فضلاء کو دیکھا کہ وہ اکثر و بیشتر سر ڈھانپ کر چلتے پھرتے اور نماز پڑھتے ہیں۔ یہ آج کل نئی نسل نے خصوصاً" اہلِ حدیث جماعت کے افراد نے ننگے سر نماز پڑھنے کا جو معمول بنا رکھا ہے' اسے چلتے ہوئے فیشن کا اتباع تو کہا جا سکتا ہے' مسنون نہیں یا کسی چیز کے جائز ہونے کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہے کہ مندوبات و مستحبات کو بالکل ترک کر دیا جائے۔

جواز کے اظہار کے لیے کبھی کبھار اتفاقاً" بھی ننگے سر رہنے پر عمل کیا جا سکتا ہے لیکن آج کل کے معمول سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ کتبِ احادیث میں جو مندوبات و مستحبات' سنن و نوافل کے ابواب موجود ہیں' یہ سراسر فضول ہیں اور ہمیں صرف جواز اور رخص پر ہی عمل کرنا ہے۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ ہمارے محترم مولانا نعیم الحق نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے بعض پرجوش اہلِ حدیث حضرات کی طرف سے بعض متشدد حنفیوں کی باتوں کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز کا اس طرح جواب دیا جاتا رہا ہے۔

یہ بات افہام و تفہیم سے بھی ہو سکتی ہے' انہیں معقول دلائل پیش کیے جائیں اور اگر وہ پھر بھی اسی پر جمے رہیں اور حق کی طرف نہ آئیں تو ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ان کے لیے ہم مستحبات کا خاتمہ ہی کر دیں اور ننگے سر نماز پڑھنے کو دائمی معمول بنا لیں پھر اگر یہی مقصود ہے تو گھر سے ہی ننگے سر آئیں اور نماز پڑھ لیں لیکن مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرفہ تماشا ہے کہ گھر سے تو سر پر ٹوپی وغیرہ رکھ کر آتے ہیں لیکن مسجد میں داخل ہو کر سر سے ٹوپی وغیرہ اتار کر ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور نماز شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے مولانا نعیم الحق کی تحریر کے مطابق ننگے سر نماز پڑھنے کا جواز تو ضرور معلوم ہو جاتا ہے لیکن اس سے جو بڑی غلط فہمی عوام میں پھیل جاتی ہے اور واقعی پھیل رہی ہے تو اس کی جانب بھی توجہ مبذول کرنا اشد ضروری ہے۔ اب عوام میں یہ غلط فہمی پھیلتی جاتی ہے کہ گھر سے ٹوپی وغیرہ سر پر رکھ کر آنا چاہیے لیکن مسجد میں آکر اس کو اتار دینا چاہیئے اور ننگے سر ہی نماز پڑھنی چاہیئے کیونکہ یہی سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اہلِ حدیث جماعت کے بہت سے افراد کا اس پر عمل ہے۔

اب آپ ہی سوچیں کہ یہ کتنی بڑی غلطی ہے اور یہ محض ہم اہلِ حدیثوں کے طرزِ عمل سے ہی پیدا ہو رہی ہے۔ حالانکہ صحیح تو کجا مجھے تو ایسی ضعیف حدیث بھی نہیں ملی جس میں یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تو اس حال میں نکلے کہ سر پر عمامہ وغیرہ تھا لیکن مسجد میں آتے ہی اس کو اتار لیا اور ننگے سر نماز پڑھی۔ پھر اس طرح اس کو دائمی و مستمرہ معمولات میں سے بنانے کی وجہ سے لوگوں کو کیا یہ خیال نہ گزرتا ہو گا کہ یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے؟ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے بھی کیا یہ اہم و پسندیدہ بات نہیں کہ اکثر و بیشتر سر کو ڈھانپے رکھا جائے خواہ نماز میں خواہ اس سے باہر تاکہ یہ غلطی رفع ہو اور ننگے سر نماز پڑھنے والے اس کو دلیل کے طور پر ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ذکر کرتے ہیں جسے ابوالشیخ الاصبہانی نے اپنی کتاب "اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے صفحہ ۱۱۵ میں ذکر کیا ہے جو سنداً تو بالکل ضعیف ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی صاحب اس روایت کو لے کر میرا معارضہ یا تعاقب شروع کر دے۔ اس لیئے حفظِ ماتقدم کے طور پر یہ روایت مع سند و متن اور اس کی سند پر کلام کے ساتھ پیش کر رہا ہوں تاکہ کوئی صاحب اس کو لے کر میدان میں نہ آ جائیں۔ روایت یہ ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ جُنَيْدٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْقَانِعِيُّ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ السَّلَّالُ، نَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، نَا مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ قَلَانِسَ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مُضَرَّبَةٌ وَقَلَنْسُوَةٌ حِبَرَةٌ وَقَلَنْسُوَةٌ ذَاتُ اٰذَانٍ يَلْبَسُهَا فِي السَّفَرِ وَرُبَّمَا وَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا صَلّٰى۔

اس روایت میں ابوالشیخ الاصبہانی کے استاذ اور اس کے دو شیوخ احمد بن عیسیٰ القانعی اور سلیمان بن داوٗد السلال کے حالات ہمارے پاس موجود مصادر و مراجع میں سے کسی میں بھی نہیں۔ آگے چوتھے نمبر پر بِشر بن یحییٰ المروزی آتے ہیں۔ ان کا تذکرہ بھی سوائے الجرح والتّعدیل لابن ابی حاتم کے اور کسی کتاب میں نہیں ہے اور الجرح والتّعدیل میں بھی صرف یہ ہے کہ کان صَاحبُ الرّائی۔ یہ الفاظ توثیق و تعدیل کے نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مجهولُ الحال ہی ہوا۔ پھر مسلم بن سالم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نمبر آتا ہے۔ یہ بلخی ہیں، متروک اور وضاع ہیں۔ جملہ ائمہ محدثین ان کی تضعیف پر متفق ہیں۔ پھر العرزمی ہیں اور غالب ظنِ یقین کے قریب یہ بات ہے کہ یہ محمد بن عبیداللہ ابن ابی سلیمان العرزمی ہیں اور یہ بھی متروک ہیں۔ اس کے بعد عطاء ہیں۔ یہ ابن ابی رباح ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

تفصیل کے لئے دیکھیں (تقریبُ التہذیب، المیزان واللّسان)

اب ایسی روایت سے جس کی اسناد "ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ" کا مصداق ہو، اس سے استناد کوئی جاہل کرے تو کر سکتا ہے لیکن جس کو اللہ تعالیٰ نے حدیث کے علم سے نوازا ہے وہ اس سے استدلال کی جرأت نہیں کر سکتا۔

بعض حضرات اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں جس میں یہ وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور اس میں ٹوپی وغیرہ بھی داخل ہے یعنی بغیر سر ڈھانپے نماز پڑھی۔

اولاً: یہ اس وقت کی بات ہے جب کپڑوں کی تنگی تھی اور اتنی فراوانی نہ ہوئی تھی جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہم میں سے ہر ایک کے پاس دو تین کپڑے نہ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح صحیح حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

اس سے جو بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے وہ اہلِ علم سے مخفی نہیں۔

ثانیاً: میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے جواز کے ثبوت سے اس کا نزلہ یہ حضرات صرف ٹوپی وغیرہ پر ہی کیوں گرانے پر مصر ہیں۔ اگر ننگے سر نماز پڑھنے کے مسنون ہونے کا مدار آپ حضرات ایک کپڑے میں نماز پڑھنے والی حدیث پر ہی رکھتے ہیں تو بسم اللہ آپ گھر سے ہی کریں کہ ایک کپڑے کے سوا سب کپڑے اتار کر پھر مسجد میں آیا کریں اور اس طرح نماز بھی پڑھ لیں۔ یہ اچھی ستم ظریفی ہے کہ گھر سے تو قمیص، شلوار، کوٹ وغیرہ پہن کر آتے ہیں اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد صرف پگڑی یا ٹوپی اتار کر نماز پڑھنی شروع کر دی۔

کیا آپ حضرات کے نزدیک اس کا معنی و مطلب یہ ہے کہ اور تو سب کپڑے پہنے ہونے چاہئیں صرف ٹوپی وغیرہ کو اتار دیا جائے لیکن یہ مطلب سراسر غلط ہے۔

شاید کچھ لوگ کہنے لگیں کہ اللہ سبحانہ، و تعالی کا حکم ہے کہ مسجد میں زینت پکڑو یعنی لباس پہنو اور جب آج کپڑوں کی فراوانی ہے تو ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سارا لباس زیب تن کرتے ہیں لیکن سر کو ننگا رکھتے ہیں۔ لوگوں کی خدمت میں با ادب عرض ہے کہ اگر دوسرے کپڑے زینت میں داخل ہیں تو ٹوپی وغیرہ کو آپ کس دلیل سے اس زمرہ میں سے نکال باہر کر رہے ہیں۔ اوپر صفحات میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اکثر و بیشتر معمول سر کو ڈھانپنا تھا لہٰذا میں ٹوپی وغیرہ سے سر ڈھانپنے کے زینت ہونے پر اور کیا مضبوط ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ معمول اعلیٰ درجہ کی زینت بھی ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ بھی۔

بہرحال ان وجوہات کی بناء پر مجھے تو نماز کی حالت میں اور عام حالت میں سر ڈھانپنا ہر حال میں بہتر و اولیٰ اور مستحب و مندوب نظر آتا ہے۔ اگر کسی اہلِ علم نے اس پر تعاقب فرمایا کہ میری اس کاوش کو غیر صحیح ثابت کر دیا اور بات سمجھ میں آگئی تو اِن شاء اللہ تعالیٰ رجوع بھی کر لوں گا۔

عبد الرشید
ٹیلیفون : 01-6222061

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عرض ناشر

ہفت روزہ "الاعتصام" مجریہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء میں ننگے سر نماز ہو جانے کے متعلق مولانا حافظ نعیم الحق نعیم کا فتویٰ شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں مذکورہ ہفت روزہ کی اشاعت ۹ جولائی ۱۹۹۰ء میں مولانا سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ پیر آف جھنڈا شریف کا ایک تحقیقی و تنقیدی مضمون شائع ہوا تھا۔ مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر ہم اسے افادہ عامہ کے لئے دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کی جستجو اور راہ صواب پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ادارہ

مکتبہ اہلِ حدیث ٹرسٹ

مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ کراچی
فون ۲۶۳۵۹۳۹